خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 81

Track - 2

20:52

''زمین پر آدم کی نسل کا کیا مقصد ہے؟''

جب اللہ تعالیٰ نے یہ ساری کائنات بنائی ، کائنات تخلیق ہوئی تو آسمان، زمین، عرش، کرسی سب بن گئے۔ آدم بھی بنے گئے، فرشتے بھی ، جنات بھی۔ اب یہ بات کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے جنت میں رکھا ، آدم اگر غلطی نہ کرتے دنیا آباد ہوتی یا نہ ہوتی دنیا تو پہلے سے ہی آباد تھی، جنات کی آبادیاں تھیں یہاں دوسری مخلوقات موجود تھیں۔ آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی تخلیقی صفات کا علم سکھایا۔ فرشتوں سے کہا کہ آدم کی حاکمیت کو قبول کرو۔ اور جنات کو بھی کہا کہ آدم کی حاکمیت کو قبول کرو۔ جن جنات نے اور فرشتوں نے آدم کی حاکمیت کو قبول کرلیا ان سے اللہ تعالیٰ خوش ہوا۔ اور جنات کے جس گروہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو قبول نہیں کیا اس کا شمار نافرمانوں میں ہوا۔ تو اس صاف پتہ چل رہا ہے کہ آدم کے وجود سے پہلے یہاں فرشتے بھی تھے اور جنات بھی تھے۔ پھر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم کو جنت میں رکھا اور آدم نے نافرمانی کی اور اس نافرمانی کی پاداش میں ، سزا میں جنت سے نکال دیا گیا۔ اور جنت سے نکالنے کے بعد اسے زمین پر پھینک دیا گیا۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زمین پہلے سے موجود تھی۔ یہ زمین کا جو سلسلہ ہے یہ تو جیسے کہ کہا اللہ تعالیٰ نے یہ ہماری زمین جیسی لاکھوں زمینیں ، لاکھوں کہکشائیں ، لاکھوں اسٹارز یہ پہلے ہی سے موجود تھیں ۔ اب یہ بات کہ اگر آدم نافرمانی نہ کرتا تو اللہ میاں اس دنیا کو بساتا یا نہ بساتا ۔ دنیا تو پہلے ہی سے بسی ہوئی تھی۔ بس اتنی بات ہوئی کہ آدم کو جب یہاں بھیجا گیا اگر آدم نافرمانی نہ کرتے اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتے کہ دنیا میں آدم ہی آباد ہو ظاہر ہے اللہ تعالیٰ کوئی اور صورت پیدا کرتے۔ اب جنات ، جنات پہلے سے موجود ہی تھے۔ اگر آدم جنات کی ہی طرح دنیا میں آتا ان کی پوزیشن نافرمانوں کی نہ ہوتی۔ اب جانور، جانوروں کا بھی ایسا ہی ہے کہ جب زمین اللہ نے بنائی تو ساتھ ساتھ جانور بھی آگئے۔ جنات چونکہ انسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے ، جس طرح ہم کھاتے پیتے ہیں، اس طرح جنات بھی کھاتے پیتے ہیں۔ جس طرح ہم گھروں میں رہتے ہیں اس طرح جنات بھی گھر بناتے ہیں اور گھر میں رہتے ہیں۔ جس طرح ہمارے ہاں شادی بیاہ ہوتی ہے ، بچے ہوتے ہیں، اسی طرح جنات کے ہاں بھی شادی بیاہ ہوتی ہے ان کے بچے بھی ہوتے ہیں۔ یعنی جنات کی مخلوق میں اور انسانی مخلوق میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جہاں تک کھانے پینے کا تعلق ہے کھانے پینے میں ان کے ہاں جو ہے فاسفورس کا زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ انسان بھی فاسفورس

استعمال کرتا ہے۔ لیکن ان کے ہاں فاسفورس زیادہ استعمال ہوتا ہے۔ مجھے
جب جنات کی دنیا میں جانے کا اتفاق ہوا اور میں وہاں کے پڑھے لکھے لوگوں سے
ملا ، ان سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ میں نے بستیوںکا بھی دورہ کیا۔ میں نے
وہاں دیکھا بالکل اسی طرح جیسے ہماری دنیا آباد ہے وہاں سڑکیں بھی ہیں،
وہاں ٹرانسپورٹ کا بھی انتظام ہے۔ وہاں کھیتی باڑی بھی ہوتی ہے۔وہاں
مذاہب بھی ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہندو مذہب بھی وہاں ہے۔ سکھ مذہب بھی وہاں
ہے۔ مسلمان بھی وہاں ہے۔ دہریہ بھی وہاں ہیں۔سائنسی ایجادات کا بھی
وہاں سلسلہ موجود ہے۔ اب کھانے کے سلسلے میں میں نے یہ دیکھا کہ وہ
فاسفورس زیادہ استعمال کرتے ہیں ان کی غذا میں کوئلے کا استعمال بہت زیاد
ہ ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ گوشت جیسے ہم کھاتے ہیں جانوروں کا ان کے ہاں
صورت یہ ہے کہ اگر ان کے ہاں بکری یا گائے کو دیکھا جائے تو اس میں گوشت
کم ہوتا ہے ، ہڈیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکن وہ ہڈیاں بری نہیں لگتیں ہمارے
ہاں کی طرح ہمارے ہاں گوشت اگر فربہ ہوگا تو گائے یا بکری بہت اچھی لگے
گی۔ اگر اس کی ہڈیاں نکلی ہوئی ہوں گی تو کمزور لگیں گی ہم نہیں لیں
گے۔ تو وہ وہاں گائے اور بکریوں کے ساتھ صورت یہ ہے کہ وہاں ہڈیاں نمایاں
ہوتی ہیں لیکن وہ بری نہیں لگتیں۔ جس طرح ہم گوشت کھاکر ہڈیاں پھینک
دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ ہڈیاں کھاکر گوشت پھینک دیتے ہیں۔ غذا میں فرق ہے
اور میں سمجھتا ہوں وہ جو اللہ تعالیٰ کے حضور اس نے گستاخی کی شیطان نے
اس نے کہا خلقتہ من النار خلقتہ من الطین ... کہ صاحب اس آدم کو تو آپ نے
مٹی سے پیدا کیااور ہمیں آپ نے آگ سے پیدا کیا۔ تو آگ مٹی کو سجدہ کیوں
کرے۔ وہ آگ سے مراد فاسفورس ہے۔ فاسفورس ہی آگ ہے۔ تو یہ
انسان کی یہاں تبدیلی جنت سے اس کو نکالا گیا تو اس سے پہلے زمین آباد تھی۔
اس میں جنات بھی آباد تھے اور جانور بھی موجود تھے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ زون
کا فرق ہے کہ جب آدم کو جنت سے پھینکا گیا تو زمین کے دو زون بن گئے۔ ایک
زون اعلیٰ ہوگیا۔ ایک زون اسفل ہوگیا۔ چونکہ آدم نے نافرمانی کی تھی اس
بنیاد پر آدم کو اس زون میں بھیج دیا گیا جو اسفل ہے یعنی جنات سے بھی کم تر
ہوگیا۔ ایک صورت تو یہ ہے آدم کی کہ اللہ تعالیٰ نے آدم کو فرشتوں سے اور
جنات سے سجدہ کرایا۔ دوسری صورت یہ ہے کہ جب آدم نے نافرمانی کی تو آدم
کی حیثیت جنات سے کم ہوگئی۔ اب زمین کے دو زون ہیں ایک اسفل زون ہے
ایک اعلیٰ زون ہے۔ تو سمجھئے زمین کی دو منزلے ہیں۔ ایک گراؤنڈ فلو ر ہے۔
ایک سیکنڈفلور ہے۔ سیکنڈ فلور پہ جنات رہتے ہیں۔ اور گراؤنڈ فلور پہ انسان
رہتے ہیں۔ آدم رہتے ہیں۔ تو بجائے اس کے کہ آدم کو فضیلت حاصل ہوتی
دیکھئے نہ اگر آدم نافرمانی نہ کرتا اب جنات تو پہلے سے موجود ہیں نہ تو
ہوسکتا ہے کہ جنات اس وقت جس زون میں ہیں اعلیٰ زون میں تو آدم اعلیٰ
زون میں چلا جاتا ۔ اس کے اوپر چلا جاتا۔ لیکن نافرمانی کی وجہ سے یہ ہوا کہ
آدم کی حیثیت زمین کے اوپر جنات سے کم تر ہوگئی۔ محض اس لئے کہ اس نے

نافرمانی کی۔اب اللہ تعالیٰ نے دنیا تو بسانی تھی اب یہ کہ کیا ہوتا ، اللہ میاں
کس طرح کرتے، کیوں کرتے، یہ تو کسی کو پتہ نہیں۔ لیکن قیاس یہی کہتا ہے
کہ جب آدم کو اللہ تعالیٰ نے عزت دی اور جنت میں رکھااور جنت میں رکھنے کے
بعد آدم کو اللہ تعالیٰ زمین پر بھی بھیجنا چاہتے تھے تو اگر آدم نافرمانی نہ کرتا
اس پر بھی آدم زمین پر آسکتا تھا۔ اور اس کی پوزیشن یہ ہے کہ وہ جس زون
میں جنات رہتے ہیں اس زون اسے اعلیٰ زون میں بھیجا جاتا۔ نافرمانی کی بنیاد
پر ہوا یہ کہ آدم کی حیثیت جنات سے بھی گھٹ گئی۔ جبکہ جنات کے ایک گروہ
کو محض اس بنیاد پر اللہ تعالیٰ نے رد کردیا ، ملعون قرار دے دیا کہ اس نے اس
گروہ نے آدم کو سجدہ نہیں کیا۔ یہ سوال کہ آدم کے آنے سے پہلے زمین تھی،
نہیں تھی۔ زمین بھی موجود تھی۔ درخت بھی موجود تھے۔ اور چرندے پرندے بھی
موجود تھے۔ اب جس طرح اعلیٰ زون میں ساری چیزیں موجود تھیں اور ہیں
اسی طرح زمین کے اسفل زون میں بھی وہ ساری چیزیں موجود ہیں۔ میں نے
ابھی آپ سے عرض کیا جنات کی مخلوق میں اور انسان کی مخلوق میں تخلیقی
عوامل کا فرق ہے۔ عناصر کا فرق ہے۔ وہ دیکھیں نہ فاسفورس سے وہ بنے اور
آپ جو ہیں مٹی سے بنے۔ اب نظر آنے کا مطلب تو یہ ہے آپ دیکھئے ناں آپ روح
سے بنے ہوئے ہیں۔ وہ آپ کا جو وجو دہے۔ وہ روح کے تابع ہے۔ جسم جو ہے روح
کے تابع ہے۔ تو آپ تو اپنی روح بھی نہیں دیکھ سکتے۔ جب ہم اپنی اصل نہیں
دیکھ سکتے تو ایسی مخلو ق جس کے عناصر ہم سے مختلف ہیں وہ ہمیں کیسے
نظر آئے گی۔ روح کو بھی ہم اس لئے نہیں دیکھ سکتے کہ روح کی جو تخلیقی
صفات ہیں وہ بھی ہمارے جسمانی نظام سے مختلف ہیں۔ مثلاً روح جن عناصر
سے مرکب ہے ان عناصر میں روشنیوں کا زیادہ عمل دخل ہے۔ نور کا زیادہ عمل
دخل ہے۔ اب اگر ہم روح کو دیکھنا چاہیں تو روح ہمیں نظر آسکتی ہے اور آتی
ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم روح کی طرف متوجہ ہوں اور ان عناصر کو
دیکھنے کی صلاحیت ہم اپنے اندر پیدا کرلیں جو عناصر ہمیں اس مادی آنکھ سے
نظر نہیں آتے۔ اگر کسی صورت سے ہمارے اندر وہ نظر بیدار اور متحرک ہوجائے
جو نظر میٹر کے باہر بھی دیکھتی ہے تو ہم اپنی روح بھی دیکھ سکتے ہیں اور
جنات کو بھی دیکھ سکتے ہیں۔ اب رہا یہ کہ صاحب وہ نظر ہے یا نہیں نظر
موجود ہے، جنات کے اندر بھی موجود ہے۔ انسانوں کے اندر بھی موجود ہے۔ اور
وہ نظر جو ہے وہ خواب میں کام کرتی ہے۔ خواب میں جو کچھ آپ دیکھتے ہیں
میٹر میں نہیں دیکھتے۔ روح کو دیکھتے ہیں۔ سمجھتے یہ کہ ہم میٹر کو دیکھتے
ہیں۔ لیکن میٹر کو نہیں دیکھتے۔ اب جیسے آپ سوگئے یہاں اب یہاں سے آپ نے
یہ دیکھا کہ آپ لاہور میں ہیں داتا صاحب کے مزار پہ۔ وہاں آپ کے اور بھی
سلسلے کے بہت سارے بھائی ہیں۔ آپ ان سے مل بھی رہے ہیں، ہاتھ بھی
ملارہے ہیں، گلے بھی مل رہے ہیں، ان کو ٹھوس بھی محسوس کررہے ہیں، ان
سے بات بھی کوئی کررہے ہیں، ان سے خیر خیریت بھی دریافت کررہے ہیں۔
جب آپ کی آنکھ کھلتی ہے آپ کو وہ ساری باتیں یاد بھی رہتی ہیں۔ تو کیا آپ

داتا صاحب کے ہاں اپنے پیر بھائیوں سے میٹر کے حساب سے ملے ہیں۔ ظاہر ہے
میٹر کے حساب سے نہیں ملے۔ اگر میٹر کے حساب سے آپ ملتے تو جب آپ کی
آنکھ کھلی تھی آپ بیدار ہوئے تو جب بھی وہ نقشے آپ کے سامنے ہوتے۔ جب بھی
آپ ملتے۔ تو اس سے یہ پتہ چلا کہ آپ کے اندر اللہ تعالیٰ کی جو عنایت اور کرم
سے دو نظر کام کرتی ہے۔ ایک نظر وہ ہے جو میٹر کو دیکھتی ہے ، میٹر سے
باہر نہیں دیکھ سکتی۔ اتنی محدود ہے کہ میٹر سے باہر دیکھ ہی نہیں سکتی۔
باریک سے باریک کاغذ اگر آنکھ کے سامنے رکھ دیا جائے تو اس کو کچھ نظر نہیں
آتا۔ باریک سے باریک کاغذ جو ہے وہ آنکھ کے لئے پردہ بن جاتا ہے۔ کوئی چیز
نظر نہیں آتی۔ سامنے اگر گلاس رکھا ہوا ہے اور باریک سے باریک کاغذ
..............(ریکارڈنگ غائب ہے) .... حضور پاک ﷺ کے روضہ مبارک پہ کھڑے
ہوئے ہیں اور ورد کررہے ہیں اور درود و سلام بھی پڑھ رہے ہیں اور سب کچھ
دیکھ بھی رہے ہیں۔ تو دو نظر ہے۔ اگر آپ کو اس نظر کو جو میٹر کی پابندی
اور مجبوری کے بغیر دیکھتی ہے جو آپ کی نظر ہے موجود ہے آپ کے اندر اور جو
اصل نظر ہے اگر آپ اسے بیدار کرلیں تو آپ کو جنات بھی نظر آجائیں گے اور
جنات کی دنیا بھی نظر آجائے گی۔ فرشتے بھی نظر آجائیں گے۔اور آسمانوں کے
اندر جو دوسری مخلوقات ہیں وہ بھی نظر آجائیں گی۔ صورتحال یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ جو ہیں بہت رحیم و کریم ہیں۔ آدم نے جب نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے
پہلے ہی بتادیا تھا کہ نافرمان اور سرکش لوگ جو ہیں وہ جنت میں نہیں رہ
سکتے۔ تو جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ نافرمان اور سرکش لوگ جنت میں
نہیں رہ سکتے تو یہ ایک قانون بن گیا کہ جب بھی سرکشی ہوگی، جب بھی
کوئی بندہ نافرمانی کرے گا جنت اسے قبول نہیں کرے گی اور جنت اسے نکال دے
گی۔اپنے زون میں رکھے گی ہی نہیں جنت۔ تو آدم نے نافرمانی کی اللہ تعالیٰ
نے یہ نہیں کہا ، جنت نے ہی اسے رد کردیا۔ اب اللہ تعالیٰ چونکہ رحیم و کریم
ہیں اللہ تعالیٰ نے یہ انعام کیا کہ وہ جنت میں رہنے والی نظر اور جنت کے

Atmosphere

میں کام کرنے والے حواس آدم سے نہیں چھینے۔یہ کیا اللہ تعالیٰ نے کہ ان حواس
کو مغلوب کردیا اور نافرمانی کے حواس کو غالب کردیا۔ جب آدم اس زمین پر آیا
تو پوزیشن بدل گئی۔ مثلاً جب آدم جنت میں تھا تو زمین کے حواس اس کے اندر
کام نہیں کرتے تھے۔ پابند حواس اس کے اندر کام نہیں کرتے تھے۔ ٹائم اسپیس
میں وہ بند تھا قید تھا۔ اب جب وہ زمین پر آیا تو آدم کو اللہ تعالیٰ نے وہ جو
حواس تھے ان کے جنت میں رہنے کے حواس تھے وہ اللہ تعالیٰ نے چھینے نہیں
یہاں زمین پر آنے کے بعد کیا ہوا کہ پابندی کے حواس غالب ہوگئے اور آزادی کے
حواس مغلوب ہوگئے۔ اب اللہ تعالیٰ نے پھر یہ بھی فرمایا کہ اب تم چلو تم نے
غلطی تو کرلی ہے۔ اب تمہاری غلطی کی بنیاد پر جنت تمہیں قبول نہیں
کرسکتی۔ کیونکہ ہم نے قانون بنادیا ہے۔ قانون ہم اپنا توڑتے نہیں ہیں۔ فلن

تجد لسنة اللہ لا تبدیلاولن تجد لسنة اللہ لا تحویلا... کہ اللہ کے قانون میں رد و بدل نہیں ہوتا۔ نہ اللہ کے قانون میں تعطل ہوتا ہے۔ اب ایسا ہے کہ یہ حواس ہم تم سے نہیں چھینتے۔ اس لئے نہیں چھینتے کہ اگر تم نے پھر فرمانبرداری کی ، اگر تم سرکشی سے تائب ہوکر پھر تم نے آنا چاہا اس جنت میں تو تم واپس آجاؤگے۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ جنت کے حواس چھین لیتے تو آدم کی سرکشی ایسی مسلم ہوجاتی کہ آدم نہ توبہ کرسکتا تھا نہ معافی مل سکتی نہ جنت میں جاسکتا تھا۔ جنت کی جب نظر ہی نہیں رہی اس کے پاس ، جنت کے حواس ہی نہیں رہے۔ تو دوبارہ کیسے داخل ہوگا۔ اب صورت یہ ہے کہ اس وقت یہاں دنیا میں الٹ ہوگیا کام۔ پہلے وہاں جنت میں آدم کے اوپر آزادی کے اور جنت کے حواس غالب تھے اسی میں وہ زندگی بسر کررہا تھا لیکن ساتھ ساتھ اس کے اندر نافرمانی کے بھی حواس تھے۔ اگر نافرمانی کے حواس نہ ہوتے تو وہ نافرمانی کرتا کیسے۔ جب اس نے نافرمانی کی تو بات الٹ ہوگئی۔ نافرمانی کے حواس غالب ہوگئے۔ آدم قید خانے میں، جیل میں پڑگیا۔ اور جنت کے جو حواس تھے وہ مغلوب ہوگئے۔ تو اگر جنات کو دیکھنا ہے ، اگر فرشتوں کو دیکھنا ہے ، اگر آسمان کی دنیا کی سیر کرنی ہے۔یہ جو کہتے ہیں نہ لوگ کہ آدمی غیب بین نہیں ہوتا، غیب کی دنیا میں نہیں جاسکتا وہ غلط کہتے ہیں۔ وہ چونکہ محنت نہیں کرتے اس لئے وہ اس کو کہتے ہیں صاحب کہ یہ ہوہی نہیں سکتا۔ کیسے نہیں ہوسکتا کہ جب آدم جو ہے اتنا طویل عرصہ جنت میں رہا ۔ مثلاً آپ مدینے میں جاکر رہیں بیس سال۔ اب آپ پھر پاکستان میں آجائیں کہیں کہ اب تو آپ مدینے میں جا ہی نہیں سکتے۔ بھئی کیوں نہیں جاسکتے۔ اب تو مدینے میں جانا زیادہ یقینی ہے اس لئے کہ ہم وہاں بیس سال رہے ہیں۔ اس کی ایک ایک زمین کی ایک ایک چپے سے واقف ہوگئے ہیں۔ وہاں گئے رسول اللہ ﷺ کے دربار کی حاضری کے جو آداب ہیں ان سے واقف ہوگئے۔ ہمیں وہاں کون روک سکتا ہے وہاں جانے سے۔ اسی صورت سے جب ہم جنت میں اتنے عرصے رہ چکے ہیں۔ ہمارا باپ آدم اور حوا تو جنت میں ہم کیوں نہیں جاسکتے۔ بات صرف اتنی ہے کہ جنت کے جو حواس ہیں ان حواس کو استعمال کرنا ہے۔ مثلاً سائبیریا میں آپ جانا چاہتے ہیںتو آپ یہ کہیں کہ صاحب سائبیریا میں نہیں رہ سکتا آدمی۔ نہیں سائبریا میں آدمی رہ سکتا ہے۔ لیکن سائبریا میں رہنے کے لئے سائبریاکے جو حواس ہیں مثلاً لباس پہنناوہاں کا لباس، وہاں کی غذا آپ کھائیں گے تو سائبریا میں رہیں گے۔ لیکن اگر آپ سخت گرمی کا لباس پہن کے ململ کا کرتہ پہن کے سائبریامیں رہنا چاہیں تو نہیں رہ سکتے۔ آپ مر جائیں گے۔ اسی صورت سے سائبریا کا آدمی یہاں آئے اور وہ ریچھ کی کھال پہن کے پھرے وہ مرجائے گا۔ ایک صاحب نے مجھے بتایا تھا دلی میں میں چھوٹا سا تھا سائبریاسے ایک صاحب انگریز کتا لے آئے۔ وہاں کتے بہت خوبصورت ہوتے ہیں۔ وہ جس طرح بھی لایا، ہوائی جہاز میں بٹھا کر لایا وہ۔ اور انہوں نے جناب اس کا ایک کمرہ مخصوص کیا۔ اور اس مخصوص کمرے میں پورا برف بھر دیا۔ اور جی کتا اس میں بند کردیا۔ تو وہ

برف کی سلیوں پر بھی بیٹھا کتا ہانپتا رہتا تھا۔ اس کو اتنی گرمی لگتی تھی۔ اور باوجود یہ کہ ہر قسم کا انتظام کیا لیکن وہ کتا مرگیا۔ بات وہی ہے کہ وہاں کے

Atmosphere

ک مطابق اگر آپ خود کو ڈھال لیں گے وہاں کے

Atmosphere

کے مطابق جو ضروریات زندگی ہیں اسے آپ حاصل کرلیں گے آپ وہاں رہ سکتے ہیں۔وہاں کے

Atmosphere

کے مطابق اگر آپ انتظام نہیں کرپاتے مرجائیں گے۔ یہ جنت کا

Atmosphere

کیا چیز ہے۔ یہ جنت کا

Atmosphere

یہ ہے کہ وہاں پابند حواس جو ہیں وہ زیر بحث نہیں آتے۔ آزاد حواس زیر بحث آتے ہیں۔ نافرمانی کے حواس والا بندہ جنت میں نہیں جاسکتا۔سرکش آدمی جو ہے وہ جنت میں نہیں جاسکتا۔ جو بیداری کے حواس ہیں جس میں ہم چلتے ہیں، پھرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں، بیداری کے حواس میں وہاں آدمی نہیں رہ سکتا۔ آدمی اگر سرکشی سے توبہ کرلے ۔ نافرمانی سے بچے اور خواب کے حواس میں جس میں وہ ہر چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ گزرتا ہے ، خواب کے حواس کو بیدار اور متحرک کرلے یعنی ٹائم اسپیس سے آزاد حواس کو متحرکہ کرلے وہ جنت میں بھی رہ سکتا ہے ۔ جنت میں رہتا ہے ، لوگ جاتے ہیں، وہاں پہ لوگ جو ہیں جاتے ہیں، سیر کرتے ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ کوئی بہت مشکل ہو جیسے آپ پکنک مناتے کون سا ہے وہ جہانگیر کے مقبرے میں چلے جائیں۔ کسی باغ میں چلے جائیں۔ اسی طرح روحانی لوگ جنت میں جاتے رہتے ہیں، آتے رہتے ہیں۔ بالکل اس طرح روٹین میں ۔ بات صرف اتنی ہے کہ وہ خواب کے حواس سے واقف ہوکر ، خواب کے حواس میں رہتے ہوئے وہ جنت کی سیر کرتے ہیں، جنت میں چلے جاتے ہیں۔ اور فرشتوں سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔

★★★★★

۔